غیور و خود دار - خاموش اور با ہمہ و بے ہمہ دنیا اور اس کے زخارف عیش و عشرت سے قطعاً بے نیاز و روگردان، عمر چالیس کے لگ بھگ ہو گی: خوش درخشید و لے شعلۂ مستعجل بود
رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً :

اس حادثہ کے چند روز بعد ہی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے ناظم مولانا اسعد اللہ صاحب کے انتقال پُرملال کا واقعہ پیش آیا، میرا دیوبند میں طالب علمی کا زمانہ تھا کہ مولانا کی شہرت کے چہرہ کا سبزہ آغاز تھا، طلبا میں جہاں ان کے علمی اور تدریسی کمالات کا چرچا تھا وہ خاص طور پر اس کا بھی تذکرہ کرتے کہ آزاد منش اس درجہ کے ہیں کہ کوٹ پتلون پہنتے ہیں اور اسی لباس میں درس دیتے ہیں مجکو بھی ان کے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا، اتفاق سے انہیں دنوں ایک دن وہ دیوبند آئے تو اس شان سے کہ ہاتھ میں بندوق تھی، شکاری لباس یعنی کوٹ اور برجس زیب تن اور کاندھے میں کی ایک پیٹی حمائل، مفتی صاحب (مولانا عتیق الرحمٰن عثمانی) سے ہم سنی اور صاحبزادگی کے باعث خاص تعلق رکھتے تھے، ان سے بے تکلف ہو کر بات چیت کی اور چلے گئے، اس کے بعد، مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا سالانہ جلسہ بہت شاندار ہوتا تھا، دیوبند اور سہارنپور کے اکابر اس میں جمع ہوتے اور ان کے مواعظ ہوتے تھے، اس لئے میں اکثر ان جلسوں میں شریک ہوتا۔ اس موقع پر اور یوں بھی جب کبھی سہارنپور جانا ہوتا مولانا سے ضرور ملتا ان سے مل کر بڑی خوشی ہوتی تھی وہ عجیب و غریب جامع الصفات انسان تھے، نہایت ذہین و طباع، اعلیٰ درجہ کے مقرر، شاعر، پرجوش خطیب، بلند پایہ مناظر، شروع میں منطق، فلسفہ اور عربی شعر و ادب ان کے خاص مضامین تھے، لیکن حضرت مولانا تھانوی سے بیعت کے بعد ان کی حالت یکسر منقلب ہو گئی تھی۔ اب تفسیر و حدیث کے ساتھ اشتغال بڑھ گیا تھا اور اوراد و وظائف کے پابند ہو گئے تھے، شوخی اور طراری کی جگہ سنجیدگی اور متانت نے لے لی تھی پہلے شکار کے بڑے شوقین تھے، اب ایک پیر ہند نظیری نظر کیا اثر کہ خود اسیر ہو گئے تھے، سہارنپور میں مولانا اسعد اللہ ادھر دیوبند میں مولانا عبد السلام ان دونوں کے حالات کم و بیش یکساں تھے۔

تصنیف وتالیف سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے غالباً کوئی تصنیف اور قابلِ ذکر علمی یادگار نہیں چھوڑی۔

چند برس ہوئے حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ العالی کی خدمت میں سہارنپور حاضر ہوا تو مدرسہ مظاہر العلوم کے ایک کمرہ میں مولانا سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا، مولانا اس وقت نہایت کمزور ہوگئے تھے، نقل وحرکت میں بھی دشواری ہوتی تھی۔ تاہم بڑے تپاک اور شفقت سے پیش آئے۔ چائے اور مدینہ طیبہ کی کھجوروں سے تواضع کی جب رخصت ہونے لگا تو ایک اعلیٰ قسم کے عطر کی شیشی تحفہ میں عطا فرمائی۔ عمر غالباً اسّی کے لگ بھگ ہوگی۔ اب ایسے بزرگ کہاں ملیں گے جنھیں دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جاتی ہو۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔

قارئینِ برہان کو معلوم ہے کہ میں اپنا کوئی مقالہ جو میں نے کسی سیمنار یا کانفرنس وغیرہ میں پڑھا ہو برہان میں نہیں شائع کرتا۔ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ میں طبعاً اپنے لئے اشاعت دراشاعت پسند نہیں کرتا اور دوسرے یہ کہ دفتر برہان میں مقالات کا ہجوم رہتا ہے، اس لئے میں دوسرے مقالات کو اپنے مقالہ پر ہمیشہ ترجیح دیتا ہوں، لیکن سیرتِ شیخین اور حضرت عثمانؓ والا مقالہ جس کا ذکر برہان میں آچکا ہے اس کی اشاعت کے لئے قارئین برہان اصرار کر رہے ہیں، اس لئے ان حضرات کی خواہش کے احترام میں اب یہ مقالہ برہان کی آئندہ اشاعت میں شائع ہوگا۔ اس کی وجہ سے ایک دو مقالوں کی اشاعت ان کے مقررہ وقت سے متأخر ہو جائیگی، میں ان حضرات سے معذرت خواہ ہوں۔

تصحیح ۔ افسوس ہے گزشتہ ماہ جون کے برہان میں الاسلام پر تبصرہ کے سلسلہ میں صفحہ ۳۰۸ پر تیسری سطر میں "اور بنو قریظہ" کے الفاظ غلطی سے چھپ گئے ہیں چونکہ مسودہ اس وقت سامنے نہیں ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ غلطی تبصرہ نگار کے سبقت قلم کا نتیجہ ہے یا کاتب یا مصحح کی دراندازی کا۔ بہرحال یہ غلط ہے کیونکہ بنو قینقاع کی جلاوطنی غزوۂ بدر سنہ ۲ھ کے فوراً بعد ہوئی ہے اور بنو نضیر سنہ ۴ھ میں جلاوطن کئے گئے ہیں، البتہ بنو قریظہ کا معاملہ غزوۂ خندق کے فوراً بعد سنہ ۵ھ میں پیش آیا۔ اسی ماہ کے برہان میں صفحہ ۳۴۹ سطر ۱۰ کا پہلا لفظ "تفریح" تھا جو کاتب کی غلطی سے "تفریج" لکھا گیا، قارئین کرام تصحیح کریں۔ (ایڈیٹر)